ابو سلمان

شاہ ولی اللہ دہلوی کی سوانح حیات القول الجلی و اسرار الخفی کا نسخۂ خدابخش ایک تعارف

(از جناب خلیل احمد قادری خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ)

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ میں شیخ محمد عاشق پھلتی کی نوشتہ حیات شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۷۰۳-۶۲) کا ایک قدیم مگر ناقص مخطوطہ موجود ہے[۱] مگر مخطوطے پر اس کتاب کا نام افادات شاہ ولی اللہ تحریر ہے۔ راقم الحروف جب خدابخش لائبریری آیا تو اس کے ذمہ تصوف اور صوفیہ کے تذکروں کی کیٹلاگ سازی کا کام تفویض ہوا دوران مطالعہ اس کتاب کے اندرونی صفحات پر دو جگہ القول الجلی لکھا ہوا ملا۔ میں نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور استاذ محترم پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب کی کتاب شاہ ولی اللہ دہلوی کے سیاسی مکتوبات[۲] کے ضمیمے سے استاذ محترم کے مضمون مولانا محمد عاشق پھلتی کی نوشتہ حیات شاہ ولی اللہ المعروف القول الجلی و اسرار الخفی کا تعارف سے اس کا مقابلہ کیا نسخہ ہذا کے مندرجات مل گئے اور راقم الحروف کی خوشی کی انتہا نہ رہی[۳] پھر جب ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء کو

---

[۱] فارسی مخطوطات ج ۴ ہینڈ لسٹ نمبر ۴۸۹۔ یہ نسخہ کتب خانہ انجمن ترقی اردو، اردو بازار دہلی سے ۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء کو خریدا گیا تھا۔

[۲] ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۶۹ء شاہ ولی اللہ دہلوی کے مکتوبات میں شیخ محمد عاشق پھلتی نے جمع کئے تھے اگرچہ اس کی ابتدا ان کے صاحبزادے شیخ عبدالرحمن نے کی تھی۔ مگر ان کی موت کے بعد اس کی تکمیل شیخ محمد عاشق نے کی۔ سیاسی مکتوبات ص ۵۸، ۵۷۔

[۳] القول الجلی و اسرار الخفی کا تعارف سب سے پہلے استاد محترم پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب نے نسخہ کاکوری (جو واحد مکمل نسخہ ہے) کی بنیاد پر شاہ ولی اللہ دہلوی کے سیاسی مکتوبات کے ضمیمے میں پیش کیا تھا یہ میری خوش قسمتی ہے کہ دوسرا نامکمل نسخہ متعارف کرانے کا شرف استاذ محترم کے ایک ادنیٰ شاگرد کے حصے میں آیا۔

استاذ محترم پٹنہ تشریف لائے تو انھیں یہ نسخہ دکھایا گیا۔ انھوں نے اپنی تشفی کا اظہار کرتے فرمایا کہ قیمتی ہے۔ محب مکرم جناب مسعود انور علوی لکچرر شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جن کا تعلق خانوادۂ کاکوری سے ہے اور جن کے ہاں القول الجلی کا مکمل نسخہ موجود ہے۔ انھیں بھی میں نے یہ نسخہ دکھایا۔ ان کی رائے ہے کہ اگرچہ نسخہ خدابخش ناقص الاول ہے مگر بقیہ حصص پورے ہیں اور نسخہ کاکوری سے پوری مطابقت ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی کے سیاسی مکتوبات میں استاذ محترم پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب القول الجلی واسرار الخفی کا تعارف کراتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"مولانا محمد عاشق پھلتی[1] نے شاہ صاحبؒ کے حالات، سوانح اور ملفوظات کو ایک کتاب القول الجلی واسرار الخفی میں قلمبند کیا تھا۔ شاہ صاحب نے اس کتاب کو خود ملاحظہ فرمایا تھا لیکن اس کتاب میں اضافہ کا سلسلہ جاری رہا اور مصنف نے شاہ صاحب کی وفات پر اس میں مزید ایک باب کا اضافہ کیا تھا"

القول الجلی کا نسخہ خدابخش نہایت خوش خط ہے اور خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ اس کا سائز ۹ اِنچ × ۵ اِنچ ہے۔ تعداد اوراق ۶۵ ہیں۔ اور اگر ان اوراق کو صفحات میں تبدیل کیا جائے تو کل ۱۳۰ صفحات ہوتے ہیں ہر ورق پر ۲۹ سطریں ہیں اور ہر سطر میں ۳۰ سے ۳۵ تک الفاظ ہیں۔ موجودہ نسخے میں صرف قسم ثانی اور قسم ثالث موجود ہے۔ قسم ثانی میں شاہ صاحبؒ کے ملفوظات ہیں اور ہر ملفوظ 'افادہ' کے عنوان سے تحریر ہے۔ لفظ افادہ ہر جگہ سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ قسم ثالث میں شاہ صاحبؒ کے بزرگوں، اعزہ، خلفاء اور احباب کا ذکر ہے اور اس کے عنوانات بھی سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ کتاب میں کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔ اختتام پر صرف

والحمد للہ تعالیٰ اولاً وآخراً وظاهراً وباطناً

تحریر ہے اور اس کے دائیں اور بائیں طرف کسی نے بعد میں:

اللھم ارحم علی محمد عمر رید جیک صلعم کا اضافہ کر دیا ہے۔

طرز تحریر، کاغذ اور روشنائی سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اٹھارویں صدی کا نسخہ ہے، کتاب کے شروع میں کوئی نام تحریر نہیں ہے۔ ورق ۱۲۵ الف پر القول الجلی سرخ روشنائی سے حاشیہ پر تحریر ہے۔ اور قسم ثالث کے

---

[1] شاہ ولی اللہ دہلوی کے مکتوبات، ضمیمہ ۳ ص ۲۱ شیخ محمد عاشق نے القول الجلی کے علاوہ دو اور تصانیف سبیل الرشاد اور شرح دعاء الاعتصام یادگار چھوڑی ہیں۔ ص ۶۔

فروع میں حاشیہ پر بھی "قسم ثالث القول الجلی" تحریر ہے۔ پورے نسخہ میں پانچ جگہ مہر ثبت ہے مگر چار جگہ اس قدر مدہم ہے کہ پڑھا نہیں جاتا۔ ورق ۴۱ ب پر قدرے صاف اور غور سے پڑھنے پر معلوم ہوتا ہے مہر اس طرح ہے

العبد المذنب ولایت علی

۱۲۶۹ھ ہجری

یہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ نسخہ خدابخش ناقص الاول ہے اور موجودہ نسخے میں صرف قسم ثانی اور قسم ثالث ہے۔ قسم ثانی کی شروعات اس طرح ہے

"قسم ثانی درباره نوکلمات ارشاد سمات۔ باید دانست کہ کلمات قدسیہ حضرت ایشان کہ در بیان غوامض اسرار از حقائق لاہوتیہ و جبروتیہ و معارف لطائف کہ است فہم و ادراک ہر اہل ذوق و وجدان بدامن آں بر سید پس ایراد آنہا دریں رسالہ کہ بنا بر آں بر تعمیم افادہ کافہ خصوص و عموم است، سودی ندارد اگر صاحب استعدادی بر شوق اطلاع آں دقایق دارد باید کہ از کتاب تفہیمات الٰہی و حجۃ اللہ البالغہ و خیر کثیر و لمعات و ہمعات و الطاف القدس و فیوض الحرمین وغیرہ از مصنفات کرامت است آیات طلب نماید، اما بعض انفاس نفیسہ متضمن دقایق و آداب مبدا سلوک و وسط و انتہاں آں کہ در ارشاد مستفیضان جناب ولایت تحریراً یا تقریراً صدور یافتہ بودند تجریر آنہا روایۃ بالفظ او نقلاً بالمعنی ایں رسالہ را متحلی می نمایند ساز د اللہ تعالیٰ ہو الولی والموفق" لے

اس کے بعد شاہ صاحب کی ہر تقریر یا ملفوظ افادہ کے عنوان سے تحریر ہے اور افادات کی مجموعی تعداد ۸۱ ہے

۱۔ افادہ بعد صوری در میان مرشد و مسترشد

۲۔ افادہ باید دانست کہ مردم در جبلت یکسان نیستند ......

۳۔ افادہ اکثر اشخاص کہ رغبت راہ خدا دارند .....

۴۔ افادہ جہد تمام از سینہ می باید بر آورد ......

۵۔ افادہ بسوی امر منزہ متوجہ می باید شد .... (۶) افادہ بسا باشد کہ حضور مجرد حاصل شود .....

(۷) افادہ یقین باید کرد کہ آدمی فی الحقیقت عبارت از صورت شخصیہ اوست ..... (۸) افادہ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ازیں حالت بفنا الادہ تعبیر فرمایند..... (۹) افادہ قلت طعام و دوام صیام. ..... (۱۰) افادہ سالک چوں عزلت اختیار کند .... (۱۱) افادہ کسی را کہ توحید منکشف شد ..... (۱۲) افادہ بسا اتفاق می افتد کہ سالک ..... (۱۳) افادہ فنا نفس و صفاء نفس ..... (۱۴) افادہ

مانیکہ تامل کردیم ...... (۱۵) افادہ باید دانست کسے کہ مالوف با حواس است ..... (۱۶) افادہ سالک
را گاہے تشویش ردی وہد ..... (۱۷) افادہ حضرت سید امیر کلاں قدس سرہ..... (۱۸) افادہ مدرک حق
سبحانہ، بادراکے کہ ...... (۱۹) افادہ باید دانست کہ احوال بنی آدم ...... (۲۰) افادہ چوں بدانستی کہ
کہ ظل کیستی ...... (۲۱) افادہ قیام لیل وسبق باطن ...... (۲۲) افادہ شجاع را در حرب تواں دانست
..... (۲۳) افادہ کشف و کرامات علوم ..... (۲۴) افادہ اعلم از اصل السعادت ...... (۲۵) افادہ
حضرت ایشاں فرمودند کہ سالک سبیل حقیقت ...... افادہ بعد وصول بذات ..... (۲۷) افادہ سالک
از راہ وظائف ظاہرہ ..... (۲۸) افادہ در ہمہ حال در توجہ حضرت ..... (۲۹) افادہ رباعی .....
(۳۰) افادہ کیفیتی کہ حاصل می شود ...... (۳۱) افادہ حضرت ایشاں رباعی چند در بیان بعض قواعد سلوک
نظم فرمودند...... (۳۲) افادہ اگر خواہم کہ لطیفۂ قلب کسی را ...... (۳۳) افادہ حضرت ایشاں ارشاد فرمودند
کہ تکمیل جز بہت ...... (۳۴) افادہ حضرت ایشاں فرمودند کہ نقطہ لاہوت ..... (۳۵) افادہ حضرت ایشاں
ارشاد فرمودند کہ اگر وجود کمل ..... (۳۶) افادہ حضرت ایشاں فرمودند کہ ارواح مرداں ..... (۳۷) افادہ
خواجہ محمد امین بفقیر راقم ارقام نمودند...... (۳۸) افادہ نیز خواجہ موصوف نگارش نمودند...... (۳۹)
افادہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... (۴۰) افادہ بجناب ایشاں سنال .... (۴۱) افادہ ارشاد
فرمودند کہ چوں تجلی اعظم ..... (۴۲) افادہ ارشاد فرمودند کہ تحقیق عصمت انبیاء ...... (۴۳) افادہ
ارشاد فرمودند کہ توجہ ملائکہ ...... (۴۴) افادہ روزی سخن در عزت ارواح ...... (۴۵) افادہ نفس
ناطقہ کہ با روح ...... (۴۶) افادہ فرمودند کہ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر..... (۴۷) افادہ فرمودند
کہ علم بر دو نوع است ..... (۴۸) افادہ معروض داشتم کہ مبتدیاں ..... (۴۹) افادہ صوفی بیگ خان
مروی..... (۵۰) افادہ معروض داشتم کہ در حدیث ..... (۵۱) افادہ بتقریب تعزیر معنی حدیث
(۵۲) افادہ ارشاد فرمودند کہ نسبت ..... (۵۳) افادہ فرمودند وسعادت دنیوی منقسم ..... (۵۴)
افادہ انبعاث میلی بسوی حقیقۃ الحقایق ...... (۵۵) افادہ ارشاد فرمودند کہ طبقات پاس .....
(۵۶) افادہ فرمودند حق سبحانہ تعالی تفضلی از علوم ...... (۵۷) افادہ ارشاد فرمودند کہ حکمت در شفاعت
انبیاء ..... (۵۸) افادہ ارشاد فرمودند کہ کمل اولیاء را ہم حیرت می باشد..... (۵۹) افادہ ارشاد
فرمودند کہ حضرت والد بزرگوار و عم گرامی قدر...... (۶۰) افادہ روزی یکے از حاضران این بیت ہندی

کہ منسوب است بجناب حضرت محبوب صمدیت سیدنا الشیخ ابوالرضا قدس سرہٗ ...[۱] . (۶۱) افادہ فرمودند کہ حصول نسبت ...... (۶۲) افادہ ارشاد فرمودند کہ رسالہ حضرت شیخ تاج الدین سنبھلی ..... (۶۳) افادہ ارشاد فرمودند کہ نسبت اویسیہ ...... (۶۴) افادہ بتقریب تمثیل تاثیر صحبت فرمودند..... (۶۵) افادہ ارشاد فرمودند کہ ہنگام زیارت کعبہ ...... (۶۶) افادہ سخن در ذکر بعض رجال معمرین ..... (۶۷) افادہ ارشاد فرمودند کہ شیخ عبدالرحمٰن انیس..... (۶۸) افادہ ارشاد فرمودند کہ طائفہ از مجذوبین..... (۶۹) افادہ در ضمن تقریر استعدادات نفوس..... (۷۰) افادہ ارشاد فرمودند کہ در حکمت در سکوت ..... (۷۱) افادہ در اثنائے تقریر بر معنی ایں حدیث ...... (۷۲) افادہ فرمودند سعادت ہر ذکی وعی درین راہ.... (۷۳) افادہ فرمودند میراث انبیاء علیہم السلام ..... (۷۴) افادہ ارشاد فرمودند کہ از طائفہ مقربین ...... (۷۵) افادہ ارشاد فرمودند کہ خرابی آدمی از خطرات نفس اوست ..... (۷۶) افادہ خوف سیفی از سیوف الٰہی ..... (۷۷) افادہ معنی حدیث الدنیا سجن المومنین ...... (۷۸) افادہ ارشاد فرمودند کہ بعض بزرگان الٰہی ..... (۷۹) افادہ ارشاد فرمودند کہ توجہ الی اللہ ..... (۸۰) افادہ در علاج ازالہ رذایل باطن..... (۸۱) افادہ فرمودند عقلاء زمان مفرد اند..... (۸۲) افادہ فرمودند عیر تہا مشائخ روزگار...... (۸۳) افادہ فرمودند از درویشی اکبر میل سلطنت ...... (۸۴) افادہ فرمودند بر تفضیل عالم بر عابد...... (۸۵) افادہ عزیزے بخدمت ایشان ذکر کرد کہ..... (۸۶) افادہ در حکمت مشروعیہ ..... (۸۷) افادہ ارشاد فرمودند آدمی قبل

---

[۱] شیخ ابوالرضا کا ہندی بیت یہ ہے

دنا اندھیری چاندی راتا ۔۔۔ بنکی پوچھو بتیم ماتا

شیخ ابوالرضا الہندی (م ۱۶۹۰ء) شاہ ولی اللہ کے بڑے چچا تھے، علوم ظاہری کی تکمیل حافظ بصیر سے کی اور خواجہ خورد خلف الصدق خواجہ باقی باللہ سے تصوف کی تعلیمات حاصل کیں، شروع میں دربار شاہی سے وابستہ رہے، مگر جلد ہی اس سے کنارہ کش ہوکر مسجد فیروزہ باد کے قریب حجرے میں رہنے لگے۔ شیخ ابوالرضا اپنے عہد کے جید عالم تھے، درس و تدریس کا بھی شوق تھا۔ آخری زمانے میں صرف مشکوٰۃ اور تفسیر بیضاوی کا درس دینا پسند کرتے تھے، وعظ میں بڑی تاثیر تھی، نماز جمعہ کے بعد ہمیشہ وعظ کہتے تھے احادیث کا فارسی اور ہندی میں ترجمہ بیان کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو انفاس العارفین۔ ص ۱۹۰۔ استاذ محترم پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب کا خیال ہے کہ مذہبی کتب کو عوامی زبان میں منتقل کرنے کی اہمیت کو سب سے پہلے انھوں نے محسوس کیا تھا۔ تاریخ مشائخ چشت جلد ۵ ص ۹۰

انکشاف ..... (۸۸) افادہ ارشاد فرمودند کہ کشف بعض معارف .... (۸۹) افادہ ارشاد فرمودند کہ حق تعالیٰ با محابیت ..... (۹۰) افادہ در آیت کریمہ یدبر الامر من السماء .... (۹۱) افادہ التماس از معنی این قول ..... (۹۲) افادہ روزی عرض کردہ بودم کہ مشاہدہ صورت ...... (۹۳) افادہ معنی حدیث شریف کہ نسائی روایت کردہ ...... (۹۴) افادہ در تخصیص عشرہ مبشرہ ...... (۹۵) افادہ وصیت این فقیر ... (۹۶) افادہ فی تمیز الملتبسین .... (۹۷) افادہ در حدیث متواترہ آمدہ است .... (۹۸) افادہ خود جوامع العلم عنی ..... (۹۹) افادہ ادلیہ ارواح کمل ...... (۱۰۰) افادہ تورع و اتقا شبہات اصلی است .... (۱۰۱) افادہ چون علمی از مبدأ فیاض ..... (۱۰۲) افادہ در قواعد طب ثابت شدہ .... (۱۰۳) افادہ دگاہی طبیعت کلیہ کہ بمنزلہ فرس فطوف ..... (۱۰۴) افادہ احوال نفسانیہ مثل وجد و زہد .... (۱۰۵) افادہ دعا ہای نبی آدم بخطیر القدس ..... (۱۰۶) افادہ ہر خرق عادتی و ہر واقعہ عجیبہ ..... (۱۰۷) افادہ شخصی از ستملان مزامیر بمن گفت ...... (۱۰۸) افادہ بعض صفات محمودہ با صفات غیر محمودہ ......

قسم ثالث دس بزرگوں کے احوال پر مشتمل ہے ۔ جن میں شاہ صاحب کے قرابت مند بزرگ ، برادران گرامی ، احباب اور اجلہ خلفاء شامل ہیں، اخیر میں مؤلف نے بطور ضمیمہ اپنے حالات قلمبند کئے ہیں[۱]۔ قسم ثالث کے شروع کی عبارت درج ذیل ہے ۔

"قسم ثالث در ذکر احوال و اقوال بزرگانی کہ بحضرت ایشان نسبتی و قرابتی دارند۔ درین قسم اولا بذکر شیخین جلیلین کہ خال کبیر و خال صغیر حضرت ایشانند شروع رفتہ۔ اگرچہ قصد بندہ کاتب الحروف آنست توفیق الٰہی رفیق شود در ذکر ماثر ہر دو جناب مع ذکر بعض اصحاب رسالہ مستقلہ ترتیب دہد۔ اما درین رسالہ ہم کہ مبنی است بر ذکر بزرگان این خاندان عالیشان کہ این بندہ بشرف ادراک سعادت خدمت شان مشرف گشت بذکر پارہ از حالات کرامات آیات وکلمات معرفت سمات و خیر اندوز سعادت دوجہانی گشت تا اگر ثانیا حال بتائید الٰہی بامضائے

---

[۱] مولف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے باصرار تمام فرمایا کہ تم اپنے حالات بھی قلمبند کرو، میرے تامل کرنے پر انھوں نے خود مختصراً میرے حالات لکھے ۔ مولف نے شاہ صاحب کے تحریر کردہ حالات کو تبرکاً ورق ۵۹ ب ۔ ۶۰ ب تک نقل فرمایا ہے پھر تفصیل بیان کی ہے ۔

آں عزیمت موفق گردد بمصداق ہو المسک ما کررتہ یتضوع خواہد بود والا نہ کلہ ما لا یدرک کلہ
لا یترک کلہ بالکلیہ ازاں دولت محروم نماند و چوں ایں قسم موضوع برائی ذکر بزرگانی است کہ
بحضرت ایشاں نسبتی و قربتی دارند قاعدہ الاقرب کالاقرب میخواست کہ ذکر احوال کرامت اشتمال
ہر دو برادر آنجناب تقدیم باید لیکن امتثالاً لامر ولی الامر کہ خالی از حکمت و سری نیست ذکر شیخین
مقدم کردہ شد"۔

مؤلف نے ان بزرگوں کے ملفوظات کا انتخاب بھی افادہ کے ذیلی عنوان سے ہر ایک کے ذکر کے ساتھ دیا ہے
۱۔ شیخ عبید اللہ خان کبیر ایشان[۱] ۔ (۲) شیخ حبیب اللہ خان صغیر حضرت ایشان[۲] (۳) شیخ صلاح الدین برادر خورد[۳] (۳) شیخ اہل اللہ برادر خورد[۴] (۵) شاہ نور اللہ خلیفہ و از قدماء اصحاب و کملاء احباب (۶) حافظ عبد النبی المخاطب بہ عبد الرحمٰن از خلفاء معتبر (۷) خواجہ محمد امین ولی اللٰہی اجلۂ احباب (۸) میاں محمد شریف خلیفہ حضرت ایشان (۹) مولوی شرف الدین محمد از خواص تلامذہ (۱۰) تذئیل در حکایت حال عبد ذلیل بندہ مولف ایں رسالہ۔

حالات مؤلف شیخ محمد عاشق، شیخ عبید اللہ کے صاحبزادے اور شیخ محمد کے پوتے تھے۔ یعنی وہ شاہ ولی اللہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ شیخ محمد عاشق کی ولادت بمقام پھلت ضلع مظفر نگر ۱۰ رمضان ۱۱۱۱ھ مطابق دو مارچ ۱۶۹۹ء کو ہوئی محمد غازی سے تاریخ ولادت نکلتی ہے[۵] جب قرآن کے چند سیپارے تمام کر چکے تو ان کے نانا شیخ عبد الوہاب[۶] نے قرآن مکمل کرایا۔ اور خط نسخ اور نصاب صبیان کی تعلیم دی۔ بعدازاں میزان صرف اور بوستان سعدی اپنے دادا شیخ محمد سے تمام کی اور تحصیلہ اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔ کافیہ، قدوری اور شرح ملا اپنے چچا شیخ حبیب اللہ سے مکمل کرنے کے بعد اپنے والد بزرگوار سے باطنی تعلیم حاصل کی[۵]۔

شیخ محمد عاشق اوائل عمری سے شاہ عبد الرحیم کی مجلسوں میں شریک ہوتے رہے لڑکپن سے شاہ ولی اللہ سے ایک خاص انسیت تھی ان کی محبت اور فدائیت سے شاہ عبد الرحیم بہت متاثر تھے۔ ایک موقع پر انھوں نے فرمایا:

---

۱ مولف کے والد بزرگوار ۲ مولف کے عم محترم ۳ شیخ صلاح الدین شاہ عبد الرحیم کی محل اولی سے تھے جو خواجہ یوسف قتال کی اولاد میں سے تھیں، شیخ صلاح الدین طبیب حاذق تھے اور فن سپہ گری کے ماہر تھے، وفات ۱۱۸۰ھ بمطابق ۱۷۶۶ء ۴ القول الجلی ورق ۶ ب شیخ محمد عاشق عمر میں شاہ ولی اللہ سے تقریباً ۵ سال بڑے تھے ۵ ایضاً شیخ عبد الوہاب، شاہ عبد الرحیم کے ہم عصر بزرگ تھے اور سلوک و احسان میں ممتاز تھے۔

نیما بین این ہر دو اخلاص بسیار است و ما بسیار خوش و راضی ہستیم[1]

شیخ محمد عاشق اپنے لڑکپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایک شب جب شاہ عبدالرحیمؒ وضو کے لئے بیٹھے تو میں ان کے سامنے سے گذرا، انھوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تم ان کے (شاہ ولی اللہؒ کے) شرح ہدایۃ حکمت کے درس میں شریک نہیں ہوتے تو میں نے لڑکپن کی شرارت میں عرض کر دیا کہ وہ مجھ پر توجہ ہی نہیں فرماتے اتنے میں وہ (شاہ ولی اللہؒ) ادھر سے گذرے تو شاہ عبدالرحیم نے ان کا دامن پکڑ کر مجھ سے فرمایا اسے تھام لو"[2]

پھر تو یہ دامن ایسا ہاتھ میں آیا کہ تا دم واپسیں نہ چھوٹا۔ شیخ محمد عاشق خلوت و جلوت، سفر و حضر اور تصنیف و تالیف سب میں شاہ ولی اللہ کے رفیق رہے، شاہ صاحب سے انھوں نے شرح تجرید مع حاشیہ قدیم، شمس بازغہ محکم الاصول، انق المبین، اور صحیح مسلم پڑھی[3]

۱۱۴۳ھ میں شاہ صاحبؒ سفر حجاز پر روانہ ہوئے تو شیخ محمد عاشق ان کے رفیق سفر تھے دوران قیام حجاز انھوں نے شاہ صاحبؒ سے تفسیر بیضاوی سے سورہ فاتحہ کی تفسیر پڑھی اور شیخ ابو طاہر کردی مدنی سے صحیح بخاری اور دارمی کے سبق میں شاہ صاحب کے ہم سبق رہے، اور بقول خود شاہ صاحبؒ کے طفیل میں اس کی اجازت بھی حاصل ہوئی[4]

دوران قیام حجاز شیخ محمد عاشق برابر شغل طریقت میں منہمک رہے اور ہر قدم پر انھیں شاہ صاحب کی رہنما حاصل رہی۔ معارف حرمین کی سعادت خطاب سب سے پہلے انھیں حاصل ہوئی، وہ خود لکھتے ہیں:۔

"در ہمہ معارف حرمین مستعد بسعادت خطاب بلکہ رسالہ فیوض الحرمین بالتماس این عبد ضعیف مؤلف گردید و بسعادت تبییض این خاکسار مستعد گشت"[5]

---

[1] القول الجلی ورق ۶۰ ب [2] ایضاً [3] ایضاً ورق ۶۱ الف [4] القول الجلی ورق ۶۱ الف . . . .

[5] ایضاً۔ ورق ۶۲ الف [6] ایضاً ورق ۶۱ ب۔ شیخ محمد عاشق صاحب حضرت شاہ صاحبؒ کا ایک عربی شعر لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضرت بار بار مجھے یہ لکھا کرتے تھے۔ ؎

وَ اِنِّیْ وَ اِنْ خَاطَبْتُ اَلْفَ مُخَاطَبٍ　　فَاَنْتَ الَّذِیْ اَعْنِیْ وَاَنْتَ الْمُخَاطَبُ

(میں ہزار لوگوں سے مخاطب ہوا، لیکن میرا مدعا تو ہے، اور تو ہی میرا مخاطب ہے)

شاہ صاحبؒ نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف حجۃ اللہ البالغہ ان کے نام سے معنون کی۔

"کتاب حجۃ اللہ البالغہ کہ از عمدہ تصانیف آنجناب در علم خاص اسرار شریعت است معنون بنام کمترین فدویان است"[1]

شاہ صاحبؒ نے اپنی تصنیف الخیر الکثیر انھیں سبقاً سبقاً پڑھائی اور اس سے دقائق حل فرمائے[2] قیام حجاز کے زمانہ میں جب شاہ صاحبؒ کو رسول اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی تو سب سے پہلے شیخ محمد عاشق ہی ان سے مستفید ہوئے فرماتے ہیں:

"و بعد سلوک جدید حضرت ایشان بطریق اویسی از روح کریمہ حضرت خاتم الرسل صلوات اللہ و سلامہ علیہ اول کسے کہ بشرف بیعت آنجناب مشرف شد این بندہ است و ہذہ بیعۃ ثانیہ و[3] این بیعت در شب قدر فی ثلث الاخیر در حجر کعبہ تحت میزاب الرحمۃ بود فالحمد للہ علی ذالک"[4]

ایک دوسرے موقع پر کچھ اسی قسم کی نعمت سے شاہ صاحب آپ کو دوبارہ سرفراز فرمایا:

"وچوں بعد مراجعت ازاں سفر کرامت اثر حضرت ایشان در واقعہ بجناب حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بیعت نمودند و از آنجناب بافاضۂ رحمت خاص ختمیتہ ممتاز شدند" اول شخصی کہ بعد این واقعہ مبارکہ بخدمت کرامت منقبت حضرت ایشاں بآں حیثیت شرف بیعت حاصل نمود این عبودیت نہاد بود و تلک بیعت ثالثۃ۔ و این عبد ضعیف آنچہ ذخیرہ شرف و سعادت ہر دو جہاں میدارد ہمیں بعینہا نگاہ است و لیس الحمد علی ذلک کثیراً طیباً مبارکاً فیہ"[5]

شیخ محمد عاشق، شاہ صاحب کے مونس و غمخوار شاگرد، مرید اور عزیز تھے، شاہ صاحب کو ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں ان کا انتقال پھلت ضلع مظفرنگر ۸۸-۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۴ء میں ہوا۔

---

۱ ایضاً ۲ ایضاً ۳ ایضاً یہ امر تعجب ہے کہ شیخ محمد عاشق نے اپنے بیعت اول کا حال کہیں بیان نہیں کیا ہے۔

۴ ایضاً ورق ۶۱ ب ۵ ایضاً ورق ۶۳ الف۔